



إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ

امانوں اور زمین میں ایمانداروں کے لئے یقیناً بہت سے دلائل ہیں،

# تفسیر ابن کثیر

علامہ عمال الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

## الْجَاثِيَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غور کرو تو ہر طرف اس کی قدرت ہے:

ح (۱)

حَمِيمٌ

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (۲)

یہ کتاب اللہ تعالیٰ حکمت والی کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

**إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ** (۳)

**آسمانوں اور زمین میں ایمانداروں کے لئے یقیناً بہت سے دلائل ہیں،**

اللہ تعالیٰ اپنی تخلوق کو ہدایت فرماتا ہے کہ وہ قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جانیں اور پنجاںیں پھر انکا شکر بجالائیں۔

**وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبْثُثُ مِنْ دَابَّةٍ ...**

**اور خود تمہاری پیدائش میں اور جانوروں کے پھیلانے میں**

**آیاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقَنُونَ** (۴)

**یقین رکھنے والی قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں،**

ویکھیں کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدر توں والا ہے جس نے آسمان و زمین اور مختلف قسم کی تمام تخلوق کو پیدا کیا ہے۔ فرشتے ہیں جن انسان چوپائے پرندے جگلی جانور و درندے کیڑے پنکھے سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ سمندر کی بے شمار تخلوق کا خالق بھی وہی ایک ہے۔

**وَأَخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ...**

**اور رات و دن کے بدلنے میں**

دن کو رات کے بعد اور رات کو دن کے پیچھے وہی لا رہا ہے۔ رات کا اندر ہمراون کا جالا اسی کے قبضے کی چیزیں ہیں۔

**... وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ...**

**اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرمائے کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے**

حاجت کے وقت انداز کے مطابق بادلوں سے پانی وہی برساتا ہے۔

**رِزْقٍ** سے مراد بارش ہے اس لیے کہ اسی سے کھانے کی چیزیں آگئی ہیں۔ بخشش بھرر میں بہر و شاداب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کی پیداوار اکاتی ہے۔

**... وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ ...**

**اور اس میں اور ہوا اور کے بدلنے میں**

شمالی جنوبی پروانچوں تر و بخشش کم و بیش رات اور دن کی ہواں میں وہی چلاتا ہے۔ بعض ہواں میں بارش کو لاتی ہیں۔ بعض بادلوں کو پانی والا کر دیتی ہیں۔ بعض روح کی غذا بنتی ہیں۔ اور انکے سوا اور کاموں کے لیے چلتی ہیں۔

**... آیاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** (۵)

**ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں دلائل ہیں۔**

پہلے فرمایا کہ اس میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں پھر یقین والوں کے لیے فرمایا۔ پھر عقل والوں کے لیے فرمایا۔ یا ایک عزت والے حال سے دوسرا عزت والے حال کی طرف ترقی کرنا ہے۔ اسی کی مثل سورہ بقرہ کی یہ آیت ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخَلْفِ اللَّئِلِ وَاللَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلَّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَتَنَاهُ لِقَوْمٍ يَعْقَلُونَ (2:164)

آسمان اور زمین کی پہیاں رات دن کا، ہر پھر کشیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندوں میں چلتا۔  
آسمان سے پانی اتار کر زمودہ زمین کو زندہ کرو دیتا، اس میں ہر قسم کے چانوروں کو پھیلا دیتا، ہواوں کے رخ بدانا تابع فرمان بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان اور ہر ادھر پھیرنا تھندوں کے لئے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔

**اگر قرآن پر نہیں تو کس چیز پر ایمان لا سکیں گے:**

**تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تُنَثَّوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ...**  
**یہ ہیں اللہ کی ۲ بیتیں جنہیں ہم تجھے راستی سے سارے ہے ہیں۔**

**... فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ (۶)**  
**پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس پر ایمان لا سکیں گے،**

مطلوب یہ ہے کہ قرآن جو حق کی طرف سے نہایت صفائی اور وضاحت سے نازل ہوا ہے، اس کی ۲ بیتیں تجوہ پر تلاوت کی جا رہی ہیں جسے یہ سن رہے ہیں اور پھر بھی ایمان نہیں لاتے ہیں، عمل کرتے ہیں تو پھر آخر ایمان کس چیز پر لا سکیں گے۔

**وَيَلْ لَكُلَّ أَفَاقٍ أُثِيمٌ (۷)**

**ویل اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔**

ان کے لئے **ویل** ہے اور ان پر افسوس ہے جو زبان کے جھوٹے کام کے گنہگار اور دل کے کافر ہیں۔

**يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُنَثَّلِي عَلَيْهِ ثُمَّ يُصْرِرُ مُسْتَكْبِرًا كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا ...**  
**جو اللہ کی ۲ بیتیں اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ**  
**گویا سنی ہی نہیں**

اللہ کی باتیں سنتے ہوئے اپنے کفر انکار اور بد باطنی پر اڑتے ہوئے ہیں۔ گویا سننا ہی نہیں۔

**فَبَشِّرُهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۸)**

تو ایسے لوگوں کو درد دینے والے عذاب کی خبر پہنچاوے۔

انہیں سنادو کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں دکھ کی مارے ہے۔

**وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًّا... (۹)**

جب وہ ہماری ۲ نیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اسکی بُشی اڑاتا ہے

**أَوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ**

یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسولیٰ کی مارے ہے۔

قرآن کی ۲ آیتیں انکے مذاق کی چیز رہ گئی ہے۔ تو جس طرح یہ میرے کلام کی آج اہانت کرتے ہیں، کل میں انہیں ذلت کی سزا دوں گا۔

حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

قرآن لے کر دشمنوں کے ملک میں نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کی اہانت و بے قدری کریں۔ مسلم

**مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ...**

ان کے پیچھے دوزخ ہے۔

یہاں اس ذلیل کرنے والے عذاب کا بیان فرمایا کہ ان خصلتوں والے لوگ جہنم میں ڈالیں جائیں گے۔

**...وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسْبُوا شَيْئًا...**

جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی لفڑ نہ دے گا

**...وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أُولَئِيَاء...**

اور نہ وہ کچھ کام ۲ نہیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوارثیں دوست ہنا رکھا تھا

انکے مال داولاد اور ان کے وہ جھوٹے معبود جنمیں یہ زندگی بھر پوچھتے رہے انہیں کچھ کام نہ آئیں گے۔

**...وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰)**

ان کے لئے توبہت بڑے عذاب بھجنے پر ہیں گے۔

**هَذَا هُدًى...**

یہ سرتاپا ہدایت ہے

**... وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مَّنْ رَّجَزْ أَلِيمٌ (۱۱)**

اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آئیوں کو نہ مانا تک لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور انکی آئیوں سے جو مفکر ہیں ان کے لیے سخت الناک عذاب ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

تجارت کے ذرائع اللہ نے پیدا کئے:

**اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفَلَكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ ...**

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مطیع بنادیا تاکہ اسکے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں

اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں پیان فرمرا ہے کہ اسی کے حکم سے سمندر میں اپنی مرضی کے مطابق سفر طے کرتے ہو۔ بڑی بڑی کشتیاں مال سے اور سواری سے لدی ہوئی اور ہر سے اور ہر لے جاتے ہو۔ تجارتیں اور سماں کی کرتے ہو۔

**... وَلِتَبْتَعُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۲)**

اور تم اس کا فضل علاش کرو اور ممکن ہے کہ تم اللہ کا شکر بجالاؤ۔

یا اس لئے بھی ہے کہ تم ٹھہر بجالاؤ، لفظ حاصل کر کے رب کا احسان مانو۔

**وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ...**

اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہاری مطیع کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان کی چیزیں یعنی سورج چاند ستارے اور زمین کی چیزیں یعنی پہاڑ نہریں اور تمہارے فائدے کی بے شمار چیزیں تمہارے لئے سخر کر دیں۔ یہ سب اس کا فضل و احسان انعام و اکرام ہے اور اسی ایک کی طرف سے ہے۔ جیسے ارشاد ہے:

**وَمَا بَكُمْ مِّنْ نُعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ تُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْرُونَ (۱۶:۵۳)**

تمہارے پاس جو نعمتیں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ اور اب بھی تم سختی کے وقت انکی طرف گزوگزاتے ہو۔

کوئی نہیں جو اس سے چھینا جھپٹی یا جھکڑا کر سکے۔ ہر ایک اس نیعتیں پر ہے کہ وہ اسی طرح ہے۔

**... إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لَّفُوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱۳)**

جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی دلیلیں پائیں گے۔

غور و فکر کئے والوں کے لیے اس میں بھی بہت نشانیاں ہیں۔

**قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَامَ اللَّهِ ...**

تو ایمان والوں سے کہا دے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبر و تحمل کی عادت ؓ اولوںگرین قیامت کی کڑوی کیسلی سن لیا کرو۔ مشرک اور اہل کتاب کی ایذاوں کو سہار لیا کرو۔

یحیم شروع اسلام میں تھا لیکن بعد میں جہاد اور جلاوطنی کے احکام نازل ہوئے۔

اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے یعنی اللہ کی نعمتوں کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

**لِيَجُزِيَّ قَوْمًا بِمَا كَاثُوا يَكْسِبُونَ (۱۴)**

تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوں کا بدل دے۔

**مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَإِنْفَسِيهِ ...**

جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لئے

**... وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ...**

اور جو برآئی کرے گا اسکا باال اسی پر ہے

**... ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (۱۵)**

پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

فرمایا کہ ان سے تم چشم پوشی کرو ان کے اعمال کی سزا خود ہم انہیں دیں گے۔ اسی لیے اسکے بعد ہی فرمایا کہ تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر یکی بدی کی جزا سزا پاؤ گے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

---

بنی اسرائیل پر انعامات:

**وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالْبُيُّوَةَ...**

یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب حکومت اور نبوت دی تھی

**... وَرَزَقْنَاہُمْ مِنَ الطَّيَّبَاتِ ...**

اور ہم نے انہیں پاکیزہ اور نیش رو زیاں دی تھیں

... وَفَضْلَنَا هُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ (۱۶)

اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دیتی تھی،

وَأَتَيْنَا هُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ...

اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں،

... فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعْدًا بَيِّنَهُمْ

پھر انہیوں نے اپنے پاس علم کے پتھر جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر دیا۔

نبی اسرائیل پر یو قصیش رحیم و کریم اللہ تعالیٰ نے انعام فرمائی تھیں انہا ذکر فرمایا ہے کہ کتابیں ان پر اتاریں رسول ان میں بھیج چکیں ہوتیں مگر انہیں دی بھتریں نہ دیں اور صاف سخری چیزیں اسیں عطا فرمائیں اور اس زمانے کے اور لوگوں پر انہیں برتری دی اور انہیں امر دین کی عمدہ اور کھلی ہوئی دلیلیں پہنچادیں اور ان پر بحث رب قائم ہو گئی پھر ان لوگوں نے پھوٹ ڈالی اور مختلف گروہ بن گئے اور اس کا باعث بجز نفسمانیت اور خودی کے اور پکھنہ تھا۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۷)

یہ جن جیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فصلہ قیامت والے دن ایکے درمیان خود اللہ کریگا۔

اے نبی تیرارب ان کے ان اختلافات کا فصلہ قیامت کے دن خود کر دے گا۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا ...

پھر ہم نے تجھے دین کی ظاہر راہ پر قائم کر دیا ہے سو تو اسی پر لگارہ

... وَلَا تَتَبَعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸)

اور ندانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑے۔

إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنِوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ...

یاد رکھیے لوگ اللہ کے کسی عذاب کو جھسے ہنا نہیں سکتے۔

اس میں اس امت کو چونکا کیا گیا ہے کہ خبر دار تم ان جیسے نہ ہوں، انکی چال نہ چلنا۔ اسی لیے اللہ جعل علا نے فرمایا کہ تو اپنے رب کی وقی کا تابعدار بنا رہ مشرکوں سے کوئی مطلب نہ رکھے بلکہ بے علموں کی رلیں نہ کریے تجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کام آئیں گے۔

... وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أُولَيَاءَ بَعْضٍ ...

سمجھ لے کہ ظالم لوگ آپس میں میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں

انکی دوستیاں تو ان میں آپس میں ہی ہیں یہ تو اپنے ملنے والوں کو فحصاں ہی پہنچایا کرتے ہیں۔

**... وَاللَّهُ وَلِيُ الْمُتَّقِينَ (۱۹)**

اور پر تیز گاروں کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے۔

پر تیز گاروں کا ولی و ناصر رفیق و کار ساز خود پروردگار عالم ہے۔ جو انہیں اندھیرے یوں سے ہٹا کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور کافروں کے دوست شیاطین ہیں جو انہیں روشنی سے ہٹا کر اندھیرے یوں میں جو نکلتے ہیں۔

**هَذَا بَصَائِرُ اللِّنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّفُوْقُونَ (۲۰)**

یہ قرآن ان لوگوں کے لیے داش مندیاں اور ہدایت و رحمت ہے اس جماعت کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔

یہ قرآن ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں والائل کے ساتھ ہی ہدایت و رحمت ہے۔

**دوزخی اور جنتی ہرگز برابرنہیں:**

اللَّهُ جَارِكٌ وَّتَعَالَى ارشاد فرماتا ہے کہ مومن و کافر برابرنہیں جیسے اور آیت میں ہے:

**لَا يَسْتُوْى أَصْحَابُ الْأَرْضِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (۵۹:۲۰)**

دوزخی اور جنتی برابرنہیں۔ جنتی کامیاب ہیں۔

**أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ تُجْعَلُهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ...**

کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ان کا مرننا جینا یکساں ہو جائے

**... سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (۲۱)**

**براحکم لگا رہے ہیں،**

یہاں بھی فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کفر و برائی والے اور ایمان و اچھائی والے موت و زیست میں دینا و آخرت میں برابر ہو جائیں۔ یہ تو ہماری ذات اور ہماری صفت عدل کے ساتھ پر لے در جے کی بدگمانی ہے۔

مسند ابو یعلیٰ میں ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: چار چیزوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ہمارکی ہے، جو ان سے بہت جائے اور ان پر عامل نہ بنے وہ اللہ تعالیٰ سے فائدہ ہو کر ملاقات کرے گا۔

پوچھا گیا کہ وہ چاروں کیا ہیں؟

- فرمایا یہ کہ کامل عقیدہ رکھ کر حال و حرام حکم وہی نہت یہ چاروں صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔
- ۱۔ اس کے حال کو حال اس کے حرام ہتائے ہوئے کو حرام مانا۔
  - ۲۔ اس کے حکموں کو قابل تقلیل اور لائق تسلیم جانا۔
  - ۳۔ اس کے منع کے ہوئے کاموں سے باز آ جانا۔
  - ۴۔ اور حال و حرام امر و نبی کا مالک صرف اسی کو جانا۔
- بس یہ دین کی اصل ہے۔

سیرت محمد بن الحسن میں ہے کہ کعبۃ اللہ کی نبوی میں سے ایک پتھر کا لٹھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ تم برا بیاں کرتے ہوئے نیکیوں کی امید رکھتے ہوئے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی خاردار درخت میں سے انگور چننا چاہتا ہو۔ طبرانی میں ہے کہ حضرت قیم داری رات بھر تجدیں اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہے ہیں تک کہ صحیح ہو گئی۔

**وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ...**

۲ سماں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے

**... وَلِثُجْزِيِّ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۲۲)**

اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدل دیا جائے ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے ۲ سماں و زمین کو عدل کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ ہر ایک شخص کو اس کے کیے کا بدل دے گا اور کسی پر اس کی طرف سے ذرا سماں بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

**أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ ...**

کیا انہوں نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنارکھا ہے

اللہ جل و علا فرماتا ہے کہ کتم نے انہیں بھی دیکھا جو اپنی خواہشوں کو اللہ ہتائے ہوئے ہیں۔ جس کام کی طرف طبیعت بھی کرڈا جس سے دل رکا چھوڑ دیا۔

حضرت امام مالکؓ اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جس کی عبادت کا اس کے جی میں خیال گزرتا ہے اسی کو پورجنے لگتا ہے۔

**وَأَنْصَلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ ...**

اور با وجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے گمراہ کر دیا ہے

اس بھلے کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی بناء پر اسے مستحق گمراہی جان کر گمراہ کر دیا۔

دوسرے معنی یہ کہ اس کے پاس علم و جھٹ دلیل و مدد نہیں۔ پھر اسے گمراہ کیا۔  
یہ دوسری بات پہلی کو بھی متلزم ہے اور پہلی دوسری کو متلزم نہیں۔

**...وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقُلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ ...**

اور اسکے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر بھی پرودہ ڈال دیا ہے،

ان کے کانوں پر مہر ہے نفع دینے والی شرمی بات ستھا ہی نہیں۔

اس کے دل پر مہر ہے ہدایت کی بات دل پر اترتی ہی نہیں۔

اس کی آنکھوں پر پرودہ ہے۔ کوئی دلیل اسے نظر ہی نہیں آتی۔

**...غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ...**

اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے؟

**... أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۲۳)**

کیا اب بھی تم بصیرت نہیں پکڑتے۔

بھلا اب اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے کیا تم عبرت حاصل نہیں کرتے، جیسے فرمایا:

**مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَدْرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۸۶: ۷)**

جنہیں اللہ گراہ کرد۔ اس کا باادی کوئی نہیں وہ انہیں چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بنتے رہیں۔

فلسفیوں اور دہریوں کا رد:

**وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاةُ الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ...**

انہوں نے کہا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور انہیں صرف

زمانہ ہی مارڈا تا ہے

دہریہ کفار اور انکے ہم عقیدہ شرکیں عرب کا بیان ہو رہا ہے کہ یہ قیامت کے مکر ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا ہی ابتداء اور انتہا ہے کچھ جیتے ہیں، کچھ مرتے ہیں، قیامت کوئی چیز نہیں، فلاسفہ اور علم کام کے قائل بھی یہی کہتے ہیں۔

یہ لوگ ابتداء انتہا کے قائل نہ تھے اور فلاسفہ میں سے جو لوگ دہریہ اور دہریہ کی وجہ وہ غالق کے بھی مکر تھے۔

**... وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ ...**

در اصل انہیں اس کی کچھ خبر ہی نہیں۔

... إِنْ هُمْ إِلَّا يَظْلَمُونَ (٢٤)

یہ تو صرف قیاس اور انکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں اور بجز وہم و خیال کے کوئی اور سننہیں پیش کر سکتے۔

ابو داؤد کی صحیح حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

يَقُولُ تَعَالَى:

يُؤْذِنِي أَبْنُ آدَمَ، يَسْبُ الدَّهْرَ

وَأَنَا الدَّهْرُ، يَبْدِيَ الْأَمْرَ، أَفْلَبُ لَيْلَةً وَنَهَارَه

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے ابن آدم یہ ادا کرتا ہے۔ وہ دھر کو (یعنی زمانے کو) گالیاں دیتا ہے۔ دراصل وہر میں ہوں تمام کام میرے ہاتھ ہیں۔ دن رات کا نیز پھیر میں کرتا ہوں۔

ابن ابی حاتم میں ہے:

ابن آدم زمانے کو گالیاں دیتا ہے میں زمانہ ہوں۔ دن رات میرے ہاتھ میں ہیں۔

اور حدیث میں میں ہے میں نے اپنے بندے سے قرض طلب کیا اس نے مجھے نہ دیا۔ مجھے میرے بندے نے گالیاں دیں وہ کہتا ہے ہائے زمانہ اور زمانہ میں ہوں۔

امام شافعی اور ابو عبیدہؓ آنحضرت و تفسیر کی شرح میں فرماتے ہیں کہ جامیت کے عربوں کو جب کوئی بلا اور شدت و تکلیف پہنچتی تو وہ اسے زمانے کی طرف نسبت کرتے اور زمانے کو برداشت کرتے۔ دراصل زمانہ خود تو کچھ کرتا نہیں۔ ہر کام کا کرتا و مرتاح اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لیے انکا زمانے کو گالی دینا فی الواقع اسے برداشت تھا جس کے ہاتھ میں اور جس کے بس میں زمانہ ہے جو راحت و رنج کا مالک ہے اور وہ ذات باری تعالیٰ ہے پس وہ گالی حقیقی فاعل یعنی اللہ تعالیٰ پر پڑتی ہے اس لئے اس حدیث میں اللہ کے نبی نے فرمایا اور لوگوں کو اس سے روک دیا۔

**وَإِذَا ثُلُّى عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوَا بِآيَاتِنَا**

**إِنْ كُنْثُمْ صَادِقِينَ (٢٥)**

اور جب انکے سامنے ہماری واضح اور وہن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو انکے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداوں کو لاو۔

ان پے علموں کی کٹھ جھتی بیان ہو رہی ہے کہ قیامت قائم ہونے کی اور دوبارہ جلانے جانے کی بالکل صاف دلیلیں جب انہیں دی جاتی ہیں اور تاکل محتول کر دیا جاتا ہے تو چونکہ کوئی جواب ہن نہیں پڑتا جہت سے کہہ دیتے ہیں کہ اچھا پھر ہمارے مردہ باپ داداوں کو زندہ کر کے ہمیں دکھاو تو ہم مان لیں۔

**قُلَّا اللَّهُ يُحِبُّكُمْ ثُمَّ يُمِيِّثُكُمْ ...**

تو کہہ دے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے۔ پھر تمہیں مارڈا تا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنا پیدا کیا جانا اور مرجانًا تو اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہو کہ تم کچھ نہ تھے اور اس نے تمہیں موجود کر دیا۔  
پھر وہ تمہیں مارڈا تا ہے تو جو ابتداء پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ جی اٹھانے پر قادر کیسے نہ ہو گا؟

**... ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ...**

پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں

**... وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۲۶)**

لیکن اکثر لوگ تمہیں سمجھتے۔

بلکہ عقلانما نظر کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ جو شروع شروع کسی چیز کو بنا دے اس پر دوبارہ اس کا بنا نہیں کیا۔ بلکہ وہ کسے بہت ہی آسان ہوتا ہے۔ پس یہاں فرمایا کہ پھر وہ تمہیں قیامت کے دن جس کے اనے میں کوئی شک نہیں جمع کرے گا۔

وہ دنیا میں تمہیں دوبارہ لانے کا نہیں جو تم کہہ رہے ہو کہ ہمارے باپ داداؤں کو زندہ لاو۔ یہ تو ارعش ہے اور دار جزا قیامت کا دن ہے۔ یہاں تو ہر ایک کو حکومتی بہت تاخیر مل جاتی ہے جس میں وہ اگر چاہے اس دوسرے گھر کے لئے تیار بیاس کر سکتا ہے پس اپنی بے علمی کی بنا پر تمہیں اس کا انکار نہ کرنا چاہیے۔

تم کو اسے دور جان رہے ہو یعنی دراصل وہ قریب ہی ہے۔ تم کو اس کا آنا محال سمجھ رہے ہو یعنی فی الواقع اس کا آنا قریب ہے۔ جو مومن بالعلم اور ذہنی عقل ہیں وہ اس پر یقین کامل رکھ کر عمل میں لگے ہوئے ہیں۔

**جس دن حشر پا ہوگا:**

**وَلَلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ...**

آسمان اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے

**... وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسِرُ الْمُبْطَلُونَ (۲۷)**

جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقسان میں پڑیں گے۔

اب سے لے کر بھیش تک اور آج سے پہلے بھی تمام آسمانوں کا کل زمینوں کا ماں کب بادشاہ سلطان اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ کے اور اسکی کتابوں کے اور اس کے رسولوں کے ملنکر قیامت کے روز بڑے گھائٹے میں رہیں گے۔

**وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً...**

**تَوَكَّلْتُمْ عَلَىٰ نَفْسِكُمْ فَهُوَ هُنَّا**

وہ دن ایسا ہونا کہ اورخت تر ہو گا کہ ہر شخص گھنٹوں پر گرا ہوا ہو گا یہ اس وقت جبکہ جہنم سامنے لائی جائے گی اور وہ ایک جھر جھری لے گی جس سے ہر شخص کا پٹ اٹھے گا اور اپنے گھنٹوں پر گر جائے گا۔

یہاں تک کہ غلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی۔ ان کی زبان سے بھی اس وقت نفسی نکلے گا۔ صاف کہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ آج ہم مجھ سے اور کچھ نہیں مانگتے صرف اپنی سلامتی چاہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میں اپنی والدہ کے لیے بھی مجھ سے کچھ عرض نہیں کرتا پس مجھے بچالے۔

کو بعض مفسرین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ہرگز وہ جدا گاند الگ الگ ہو گا۔ لیکن اس سے اولی اور بہتر تفسیر وہی ہے جو ہم نے کی یعنی ہر ایک اپنے زانو پر گرا ہوا ہو گا۔

اہن ابی حاتم میں ہے حضور قریمؐ تھے ہیں کویا میں تمہیں جہنم کے پاس زانو بچھے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

اور مرفوع حدیث میں جس میں صور وغیرہ کا بیان ہے یہ بھی ہے کہ پھر لوگ جدا گاندیے جائیں گے اور تمام امتنیں زانو بچک پڑیں گی یہی فرمان اللہ ہے:

اس میں دونوں حالتیں جمع کر دی ہیں۔

پس دراصل دونوں تفسیروں میں ایک دوسرے کا خلاف نہیں، واللہ اعلم۔

**... كُلُّ أُمَّةٍ ثُدَعَى إِلَىٰ كِتَابِهَا**

**هُرْ فِرْقَةٍ أَيْنَ نَامَهُ اعْمَالُهُ طَرْفٌ بِلَا يَا جَاءَهُ**

فرمایا ہر گزوہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلا یا جائے گا۔ جیسے ارشاد ہے:

**وَوُضِعَ الْكِتَبُ وَجَاءَهُ بِالنَّبِيِّينَ وَالشَّهَدَاءَ (٣٩:٦٩)**

نامہ اعمال رکھا جائے گا اور نبیوں اور کوئا ہوں کو لا یا جائے گا۔

**الْيَوْمَ ثُجْزُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (٢٨)**

**آج تمہیں اپنے کیے کا بدله دیا جائے گا۔**

آج تمہیں تمہارے ہر عمل کا بدله بھر پورا دیا جائے گا جیسے فرمان ہے:

**يُنَبَّأُ إِنْسَنٌ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَرَ**

**بَلِ الْإِنْسَنُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرٌ**

وَلَوْ أَنَّكَيْ مَعَذِيرَةً (13:75-15)

انسان کو ہر اس چیز سے باخبر کر دیا جائے گا جو اس نے ۲۶ گے بھی اور پچھے چھوڑ دی۔ اس سے اگلے پچھلے تمام اعمال سے بلکہ خود انسان اپنے حال پر خوب مطلع ہو جائے گا کوئی نتام ترجیح سامنے لا دے۔

### هَذَا كِتَابُنَا يَطْقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ...

یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں حق حق بول رہی ہے

بِإِعْمَالٍ نَّامَهُ جَوَاهِرَ حَكْمٍ سَعَى ہَارَ مَعْصِيَةَ اِمَّنَ اُورَ بَعْضُ فَرِشَّتَوْنَ نَكَحَهَا ہے وَتَمَهَارَ اِعْمَالَ کو تَمَهَارَ سَامَنَے پُشِّيَّرَ دِينَيْنَ کَلِيَّہ کافی وَافی ہے، جیسے ارشاد ہے:

وَوُضِيعُ الْكِتَبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَوْيَلَّتَنَا مَا لَهَا الْكِتَبُ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (18:49)

اعمال نامہ سامنے رکھ دیا جائے گا تو تو دیکھئے گا کہ گنجائی راس سے خوفزدہ ہو جائیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری کم بخشنی اس عمل نامہ کی توصیت یہ ہے کہ کسی چھوٹے بڑے عمل کو قلم بند کیے بغیر چھوڑا ہی نہیں ہے جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب حاضر پالیں گے۔ تیرارب کسی پر ظلم نہیں کرتے۔

... إِنَّا كُنَّا نُسْتَسْخِ مَا كُنَّثُ تَعْمَلُونَ (۲۹)

ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے ہیں۔

الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے محافظ فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ تمہارے اعمال لکھتے رہا کریں۔

قیامت کے دن جنتیوں اور دوزخیوں کا فیصلہ ہو گا:

ان آئیوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اس فیصلے کی خبر دیتا ہے جو وہ آخرت کے دن اپنے بندوں کے درمیان کرے گا۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُذْخَلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ...

پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے انہیں ان کارب اپنی رحمت تسلی لے لے گا

جو لوگ اپنے دل سے ایمان لائے اور اپنے ہاتھ پاؤں سے مطابق شرع نیک نیتی کے ساتھ اچھے عمل کیے انہیں اپنے کرم و رحم سے جنت عطا فرمائے گا۔

رحمت سے مراد جنت ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے:

أَنْتَ رَحْمَتِي، أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشْاءَ

الله تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو یہی رحمت ہے جسے میں چاہوں عطا فرماؤں گا۔

**ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (٣٠)**

یہی صرخ کا میابی ہے۔

کھلی کا میابی اور حقیقی مراد کو حاصل کر لینا بھی ہے۔

**وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفْلَمْ تَكُنْ آيَاتِي شُئْلَى عَلَيْكُمْ ...**

لیکن جن لوگوں نے کفر کیا (ان سے میں کہوں گا!) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟

**... فَاسْتَكْبِرُتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ (٣١)**

پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔

اور جو لوگ ایمان سے رک گئے بلکہ کفر کیا ان سے قیامت کے دن بطورِ انتہا پت کے کہا جائے گا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہارے سامنے نہیں پڑھی جاتی تھیں، یعنی یہیں پڑھی جاتی تھیں اور تمہیں سنائی جاتی تھیں پھر بھی تم نے غور و خوتوں میں آ کر ان کی اتعاب نہ کی بلکہ ان سے مد پھیرے رہے اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی سکندریب لیے ہوئے تم نے ظاہراً اپنے اعمال میں بھی اس کی نافرمانی کی گناہوں پر گناہ دلیری سے کرتے چلے گئے۔

**وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا ...**

اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

**... قَلْثُمْ مَا نَذْرَيْ مَا السَّاعَةَ ...**

تو تم جواب دیجے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے

**... إِنَّ ثَظَنَنُ إِلَّا ظَنًا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ (٣٢)**

ہمیں یوں ہی خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔

اور جب ایماندار تم سے کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ قطعاً سچا ہے اور قیامت ضرور قائم ہوگی اس کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم پلٹ کر جواب دے دیا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کے کہتے ہیں؟ کوچھ یوں ہی سادہ ہوتا ہے لیکن ہمیں ہر گز یقین نہیں کہ قیامت ضرور آئے گی ہی۔

**وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤُونَ (٣٣)**

اب ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جسے وہ مذاق میں اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا

اب انکی بد اعمالیوں کی سزا انکے سامنے آگئی۔ اپنی آنکھوں اپنے کرقوت کا بدلہ دیکھ پکھے اور جس عذاب کے انکاری تھے یہ سے مذاق میں اڑاتے رہے تھے جس کا ہونا ممکن سمجھ رہے تھے ان عذابوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا اور انہیں ہر قسم کی بھلاکی سے مایوس کرنے کے لیے کہہ دیا گیا کہ ہم تمہارے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جیسے کوئی کسی کو بھول جاتا ہے یعنی جہنم میں جھوٹ کر۔ پھر بھی تمہیں اچھائی سے یاد بھی نہ کریں گے

**وَقَيْلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقاءَ يَوْمَكُمْ هَذَا ...**

اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔ جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا

**... وَمَا وَأَكْمَ الثَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (۳۴)**

**تمہارا شکانا جہنم ہے اور تمہارا مد و گار کوئی نہیں۔**

یہ بدلمہ ہے اس کا کہ تم اس دن کی ملاقات کو بھلا کے ہوئے تھے اس کے لیے تم نے کوئی عمل نہ کیا کیونکہ تم اس کے آنے کی صداقت کے قابل نہ تھے اب تمہارا شکانا جہنم ہے اور کوئی نہیں جو تمہاری کسی شخص کی مدد کر سکے۔

**صحیح حدیث میں ہے:**

**الْمُأْرُوْجُكَ؟ الْمُأْكُرُمُكَ؟ الْمُأْسَخُرُ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِلَيْلَ، وَأَذْرُكَ نَرْأُسُ وَتَرْبُعُ؟**

**کَمَ اللَّهُ تَعَالَى أَپَّنْ بَنْدُوْنَ سَقِيَامَتَ كَمَ دَنْ فَرَمَائَنَهَ كَمَ كَيْيَا مِنْ نَتْجَيْهَ بَالَّبَچِنْهِيْسُ دَيْتَ تَهَـ**

**کَيْيَا مِنْ نَتْجَيْهَ پَرْ دَنْيَا مِنْ انْعَامَ وَكَرَامَ نَازِلَنْهِيْسُ فَرَمَائَنَهَ تَهَـ**

**کَيْيَا مِنْ نَتْجَيْهَ تَيْرَـ لَيْ اوْنُوْنَ اوْرَگُوْزُوْنَ کَوْمُطْعَنَ اوْرَفَرَمَانِرَ وَارْنُهِيْسُ کَرْ دِیَا تَهَـ؟**

**اوْرَتَجَيْهَ چَبُوزُ دِیَا تَهَـ کَسِرُوْنُ خُوشِی کے ساتھا اپنے مکانات اور حوالیوں میں آزادی کی زندگی بس رکرے؟**

**فَيَقُولُ: بَلَى يَارَبَّ.**

**یہ جواب دے گا کہ میرے پروردگار یہ سب تھی ہے بے شک تیرے یہ تمام احسانات مجھ پر تھے۔**

**فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: فَالْيَوْمَ أُنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتُنِي**

**اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَائَنَهَ كَمَ اپْسَ آجَ مِنْ تَجَيْهَ اسِی طَرَحَ بَحَلَادُوْنَ کَاجَسَ طَرَحَ توْمَجَیْهَ بَحَولَ گَیَا تَهَـ۔**

**ذَلِكُمْ بِاَنَّكُمْ اَنْذَدَيْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُرْزُوا وَغَرَّتُكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا...۔**

**یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کی بُنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں**

**ڈال رکھا تھا**

پھر فرماتا ہے یہ سزا میں تمہیں اس لیے دی گئی ہیں کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا خوب مذاق اڑایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا تو اسی پر مطمین تھے اور اس قدر تم نے بے فکری برتنی کے آخراج لفڑان اور خسارے میں پڑ گئے اب تم وزخ سے نکالے جاؤ گے اور نہ تم سے ہماری خلکی کے دوڑ کرنے کی کوئی وجہ طلب کی جائے گی۔

**...فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (۳۵)**

**پس آج کے دن نہ تو وزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے اللہ کی خلکی کا تدارک طلب کیا جائے۔**

یعنی اس عذاب سے تمہارا چھکارا بھی محال اور اب میری رضا مندی کا تمہیں حاصل ہونا بھی ناممکن چیزے کی مومن بغیر عذاب و حساب کے جنت میں جائیں گے ایسے ہی تم بے حساب عذاب کیے جاؤ گے اور تمہاری توبہ بے سورہ ہے۔

**فَإِلَهُ الْحَمْدُ لِرَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۳۶)**

**پس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پانہوار ہے۔**

اپنے اس فضیلے کو جو مومنوں اور کافروں میں ہو گا یہاں فرم اکابر ارشاد فرماتا ہے کہ تمام حمد زمین و آسمان اور ہر چیز کے مالک اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو کل جہان کا پانہوار ہے اسکی کبریاں یعنی سلطنت اور بڑائی ۲۰ سالوں اور زمین میں میں ہے۔ وہ بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے ہر چیز اس کے سامنے پست ہے ہر ایک اسکا محتاج ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ جل وعلا فرماتا ہے :

**الْعَظِيمَ إِزَارِي، وَالْكَبْرِيَاءُ رَدَائِي، فَمَنْ نَازَ عَنِي وَاجْدَأَ مِنْهُمَا أَسْكَنَنِي نَارِي**

عظمت میرا تجد ہے اور کبریاں میری چادر ہے جو شخص ان میں سے کسی کو بھی مجھ سے لینا پا بے گا میں اسے جہنم رسید کر دوں گا۔

**وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ...**

تمام بزرگی اور بڑائی ۲۰ سالوں اور زمین میں میں اسی کی ہے

یعنی بڑائی اور تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔

**... وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳۷)**

اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

وہ عزیز ہے یعنی غالب ہے جو کبھی کسی سے مغلوب نہیں ہونے کا۔

کوئی نہیں جو اس پر روک لوک کر سکے اس کے سامنے پڑ سکے۔

وہ حکیم ہے۔ اس کا کوئی قول کوئی فعل اسکی شریعت کا کوئی مسئلہ اس کی لکھی ہوئی تقدیر کا کوئی حرف حکمت سے خالی نہیں۔

وہ بلندی اور برتری والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معیوب نہیں نہ اس کے سوا کوئی سمجھو۔

